السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

(امام نے جماعت کرائی نماز ختم کرنے کے بعد اس کو خیال آیا کہ اس نے بے وضو نماز پڑھائی ہے ایسی صورت میں مقتدیوں کی نماز ہوئی یا نہیں ؟ صرف امام نماز دہرائے یا مقتدی بھی ؟ (سائل حاجی محمد میاں از قلابہ

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اس مسئلہ میں ائمہ مختلف ہیں ۔ امام مالک اورامام شافعی اورامام احمد کے نزدیک مقتدیوں کی نماز صحیح ہوگئی ، ان کو نماز لوٹانے کی ضرورت نہیں ۔ صرف امام کی نماز باطل ہوئی اس لیے فقط وہی نماز دہرائے ۔ یہ تینوں امام اس حدیث سے استدلال کرے ہیں ۔ ''عن أبي ہریرة قال : قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم : یصلون لکم فان أصابوا فلکم ولہم ، وإن أخطئوا فلکم وعلیہم ،، (احمد وبخاری (کتاب الأذان ، باب إذا لم یتم الامام واتم من خلفہ 170/1) قال فی ''المنتقی ،، : ''وقد صح عن عمر أنہ صلی بالناس وہون جنب ولم یعلم ، فأعاد ولم یعیدوا ، وذکذلک عثمان ، وروی عن علی من قولہ رضی اللہ عنہ ،، انتہی قال الحافظ : ''وفی روایة لأحمد : فإن أصابوا الصلوة لوقتہا ، وأتموا الرکوع والسجود فہی لکم ولہم ، فہذا یبین أن المراد ما ہو أعم من إصابة الوقت ، قال ابن المنذر : ہذا الحدیث یرد علی من زعم أن صلوة الإمام إذا فسدت ، فسدت صلوة من خلفہ ،، (فتح الباری : 187/2) .

قال الشوکانی : ''قولہ ،، وإن أخطئوا أی ارتکبوا الخطیئة ، ولم یرد الخطأ المقابل للعمد لأنہ لا إثم فیہ ، واستدل بہ البغوی علی أنہ یصح صلوة المأمومین إذا کان إمامہم محدثا ولہ الإعادة ، قال فی الفتح : واستدل بہ غیرہ ، علی أعم من ذلک ، وہو صحة الإمام بمن یخل بشئ من الصلوة رکنا کان أو غیرہ إذا أتم المأمون ، وہو وجہ للشافعیة بشرط أن یکون الإمام الخلیفة أو نائبہ ، والأصح عندہم صحة الإقتداء إلا لمن علم أنہ ترک واجبا ومنہم من استدل بہ علی الجواز مطلقا ،، قال الشوکانی : ''وہو الظاہر عن الحدیث ، ویؤیدہ ما رواہ المصنف عن الثلاثة الخلفاء ،، انتہی . (نیل الاوطار 215/3) .

اورامام ابوحنیفہ کے نزدیک امام اور مقتدی دونوں کی نماز باطل ہوگئی دونوں کی نماز دہرانی چاہیے ، دلیل میں یہ حدیث پیش کرتے ہیں ''الامام ضامن والمؤذن مؤتمن ،، (احمد ، ابوداؤد : کتاب الصلاة ، باب ما یجب علی المؤذن من تعاھد الوقت (517)(1/354) ، ترمذی کتاب االصلاة باب ماجاء ان الامام ضامن والمؤذن مؤتمن (207)(402/1) ابن حبان الاحسان بترتیب صحیح ابن حبان (1670)(3/2391) ، ابن خزیمہ ، حاکم عن ابی ہریرة) میرے نزدیک ائمہ ثلاثہ کا مسلک راجح اور قوی ہے ۔ (محدث دہلی : ج :8 ش :8 شوال 1959ھ دسمبر 1940ء

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 232

محدث فتویٰ